© rasailojaraid.com

رکھتا ہے، اور ہمارا مقصدِ وجود مسیحی دین کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ ہم کسی قسم کے عقائد پر حملہ کرنے سے اجتناب برتتے ہیں، اگرچہ ہماری زیادہ تر نشریات میں ان عقائد کے لیے چیلنج موجود ہوتا ہے۔ یہ انجیل کی ماہیت ہے، اور ہم چیلنج کو کمزور کر کے پیش کرنے کی جرات نہیں کرتے، بلکہ خوشخبری پھیلنے دیتے ہیں۔''

ایک اور تبشیری ذریعہ مسیحیوں پر زور دے رہا ہے کہ وہ عتاب زدگان کے لیے دُعا کریں، اور اُن کی طرف سے مالدیپ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومتوں سے اپیل کریں۔ مسیحیوں کو یہ بھی جاننے کی ضرورت ہے کہ ''با اختیار کون ہے۔'' مزید کہا گیا ہے کہ: ''تاریخ اور پاک نوشتوں سے واضح ہے کہ جب اُس کے لوگ دُعا کرتے ہیں تو خداوند ایسے بحرانوں سے اُنہیں نکال دیتا ہے۔''

مقبوضہ کشمیر: ''ہر گلی اور ہر گھر میں انجیلی پیغام پہنچایا جائے گا۔''

مقبوضہ کشمیر میں ایک جانب گزشتہ دس گیارہ برس سے مسلم آبادی حصولِ آزادی کے لیے قربانیوں پر قربانیاں دے رہی ہے، قبرستان آباد ہوتے جا رہے ہیں اور بستیاں اجڑتی جا رہی ہیں۔ پورا مقبوضہ کشمیر ایک فوجی کیمپ کا منظر پیش کرتا ہے۔ شہری سہمے ہوئے اور قابض فوج کے سپاہی پریشاں ہیں کہ کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس کیفیت کے ساتھ مسیحی مبشرین نے اسے اپنا ہدف قرار دیا ہے کہ ۸۳ لاکھ آبادی کے علاقے کو بائبل سے بھر دیا جائے گا۔

''سن ۲۰۰۰ء تک کشمیر پہنچیے'' (Reach Kashmir 2000) کی ایک مشاورت (۵-۷ جولائی ۱۹۹۸ء) میں سیکڑوں افراد شریک ہوئے، اور طے کیا گیا کہ ۱۶۵ مختلف نسلی گروہوں اور ۵۷ چھوٹی بڑی زبانیں بولنے، اور ۶۷۸۸ دیہات اور شہری بستیوں میں بسنے والے ان لوگوں کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر گلی، اور ہر گھر تک بائبل کا پیغام پہنچایا جائے گا۔ واضح رہے کہ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں مسیحی آبادی کل آبادی کا صرف ۱۴ء فیصد ہے، یعنی دس ہزار افراد میں ۱۴ مسیحی ہیں۔

ایک دوسرے تبشیری پروگرام ''سن دو ہزار کے لیے شمال مغربی پروجیکٹ'' (Project North West 2000 AD) کے رابطہ کار جناب الیکس ابراہام کے بقول ۱۹۹۰ء میں کشمیر میں ۴۵ چرچ تھے جو ۱۹۹۷ء کے آخر میں بڑھ کر ۹۵ ہو گئے۔ ۲۰۰۰ء تک چرچوں کی تعداد پانچ سو تک بڑھانا پیشِ نظر ہے۔ (''پلس'' - ۷ اگست ۱۹۹۸ء)

متفرق

''امریکی پالیسی کی بنیاد مذہب پر نہیں، قومی مفادات پر ہوتی ہے۔''

— رونالڈ نیومین

[گزشتہ دنوں امریکہ کے نائب وزیرِ خارجہ نیومین نے جارج ٹاؤن یونیورسٹی واشنگٹن ڈی سی میں قائم ''مرکز برائے مسلم-مسیحی مفاہمت'' کے ایک اجلاس سے خطاب کیا۔ ان کے خطاب کے چند اقتباسات امریکی شعبۂ اطلاعات-اسلام آباد کے خبرنامے ''خبرونظر'' سے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔-مدیر]

سب سے اوّل یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ چاہے مشرقِ وسطیٰ ہو یا دنیا کا کوئی اور علاقہ، ان کے بارے میں امریکی پالیسی کی بنیاد مذہب کے بجائے اس کے اپنے قومی مفادات پر مبنی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ امریکہ کی بطورِ خاص اسلام کے بارے میں نہ تو کوئی پالیسی ہے، اور نہ ہی ہونی

© rasailojaraid.com